جلد ۲۶ | ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲۳

پنجاب میں اذان پر سخت ناگوار پابندی

جس طرح سیاسیات اور ملکی معاملات کے متعلق یہ اصل درست نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کہ ایک وقت کے حالات کے ماتحت جو طریق عمل۔ یا قانون نافذ ہو جائے اسے بدلا نہیں جا سکتا۔ یا اس میں کوئی تغیر نہیں کیا جا سکتا۔ خواہ حالات میں کتنی ہی تبدیلی واقعہ ہو چکی ہو۔ اسی طرح کسی مذہبی معاملہ کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ فلاں وقت حکام اس کے متعلق جو پابندی عائد کر چکے ہیں وہ دُور نہیں کی جا سکتی۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ جہاں سیاسیات میں غیر معمولی تغیرات کئے جانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور روز بروز اہم تغیرات ہوتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ صوبوں کی حکومتوں کے موجودہ نظام سے ظاہر ہے۔ وہاں پنجاب میں مسلمانوں کے جو مذہبی حقوق سکھوں نے غصب کر رکھے ہیں ان پر آئندہ بھی قابض رہنے کے جواز میں سکھوں کے ایک طبقہ کی طرف سے سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ سکھوں کا یہ طریق عمل عرصہ سے چلا آ رہا ہے۔ اگر کسی طریق پر کچھ عرصہ گزر جانے کا یہ مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ جائز ہو گیا اور اسے آئندہ بھی جاری رہنا چاہیئے تو پھر معلوم نہیں۔ کوئی ہندوستانی ہندوستان کے طریق حکومت میں تبدیلی کا مطالبہ کس مونہہ سے کر سکتا ہے۔ جبکہ اس حکومت پر ایک عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن جس طرح ہر ہندوستانی کا یہ حق ہے۔ کہ موجودہ حکومت میں جو باتیں قابلِ اصلاح اور اہل ہند کے حقوق کے لئے مضر ہیں۔ ان میں تغیر کرانے کی کوشش کرے۔ اسی طرح ہر مذہب و ملت کے لوگوں کا بھی یہ حق ہے۔ کہ اگر ان کے کسی مذہبی معاملہ کے خلاف کسی وقت کوئی ناروا پابندی عائد کی جا چکی ہے۔ تو اسے دور کرائیں۔

پنجاب میں اس وقت بہت سے ایسے دیہات پائے جاتے ہیں۔ جہاں سکھوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اور سکھ ہی زمینوں کے مالک ہیں۔ وہاں یا تو مسلمان باشندوں کو عبادت گزاری کے لئے مسجد بنانے تک کی اجازت نہیں۔ اور اگر مسجد موجود ہے۔ تو اذان دینے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ نہ تو مسجد کی تعمیر میں سکھوں کا کچھ حرج ہوتا ہے۔ اور نہ اذان میں کوئی ایسے الفاظ ہیں۔ جن سے سکھوں کے کسی عقیدہ پر زد پڑتی ہے۔ بلکہ وہ نماز کے لئے بلانے کا اعلان ہے۔ اور اس خدا تعالےٰ کی وحدانیت کا ذکر ہے جس کے سکھ بھی قائل ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ مذہب میں صریح مداخلت ہے۔ اور سراسر ناجائز پابندی۔ اب جبکہ ملک میں سیاسی حقوق حاصل کرنے کے بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ جو روز بروز زیادہ تقویت حاصل کرتی جا رہی ہے۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ غصب شدہ مذہبی حقوق کے حصول کا خیال نہ پیدا ہو۔ اور پھر کوئی وجہ نہیں کہ جو لوگ نہایت قلیل التعداد ہوتے ہوئے یہ چاہتے ہیں۔ کہ ملکی معاملات میں ان کے ساتھ خاص رعایت کی جائے۔ وہ دوسروں کے دبائے ہوئے حقوق بھی واپس دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔ مگر صورتِ حالات کا اندازہ ضلع لاہور کے مشہور قصبہ راجہ جنگ سے لگایا جا سکتا ہے۔ وہاں مسلمانوں کی بہت بڑی آبادی ہے۔ اور ان کی کئی ایک مسجدیں ہیں لیکن ان میں اذان دینے یا بلند آواز اذان دینے کی مزاحمت کی جاتی ہے کئی بار فساد تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ اور آجکل بھی وہاں کے حالات بے حد مخدوش ہیں۔ اذان دینے میں مزاحمت کیوں کی جاتی ہے؟ اس کی وجہ اخبار شیر پنجاب (۲۲ مئی) کی زبان سے ہی سن لیجئے۔ جو یہ ہے:-

"وجہ یہ ہے اس قصبہ کی بنیاد رکھی گئی ہے آج تک مسلمانوں نے کبھی باآواز بلند بانگ نہیں دی۔ ۲۰-۲۵ سال کا عرصہ ہوا کہ کچھ مسلمانوں نے زبردستی خلاف رواج راجہ جنگ میں بانگ دینی جاری کی جس پر فساد ہو گیا۔ بالآخر عدالت میں فریقین کا راضی نامہ ہوا۔ اور مسلمانوں نے لکھ دیا۔ کہ ہم آئندہ باآواز بلند اذان نہیں کہینگے۔ اس دن سے اب تک راجہ جنگ کی مسجدوں میں بانگ نہیں دیجاتی اور دیجاتی ہے تو اسقدر آہستہ کہ مسجد کے باہر سے کوئی سن نہ سکے۔"

یہ جو کچھ کہا گیا ہے یہ سب کا سب درست بھی مان لیا جائے۔ تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس قصبہ کی بنیاد رکھتے ہی سکھوں نے جبر و تشدد اپنے لئے اور مظلومیت مسلمانوں کے لئے لکھ دی تھی اور باوجود اس کے کہ دونوں فریق حکومت کی ایک ہی رعایا ہیں۔ نہ تو مسلمانوں کی مظلومیت میں ابھی تک کوئی فرق آیا ہے۔ اور نہ سکھوں کے جبر و تشدد کو روکنے کے لئے حکومت نے کوئی کارروائی کی ہے لیکن اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کے ساتھ جو ناانصافی اس قصبہ کی بنیاد رکھنے کے وقت سے اب تک کی جا رہی ہے اس کو آئندہ بھی جاری رکھنے کا حق سکھوں کو حاصل ہے

سندھ سے حضرت امیر المومنین کی تشریف آوری کے متعلق اطلاع

جیسا کہ گزشتہ پرچہ میں لکھا گیا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز معہ خدام ۲۹ رمئی کی رات کو کراچی میل سے قادیان کے لئے روانہ ہوں گے۔ اور ۳۰ رمئی بروز پیر شام کو لاہور پہونچیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

نہایت ضروری درخواست دعا

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آئندہ ماہ جون میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے بی۔ اے آنرز Madern Greats کا امتحان دیں گے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا } فتح محمد صاحب شرما کراچی کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے محمد یسین صاحب لکھنو اور ان کی ہمشیرہ کی امتحان میں کامیابی کے لئے محمد عاقل صاحب بھاگلپوری کے لڑکے شفیع احمد کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؎

اعلانات نکاح } ۱۲ رمئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سید عبداللہ شاہ صاحب کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر مبارکہ بیگم بنت مرزا اعظم بیگ صاحب کلا نوری اسسٹنٹ ایجنٹ ناصر آباد سٹیٹ سے پڑھا۔ ناظر امور عامہ (۲) ۲۳ مارچ کو عبدالحمید ولد بابو عطا محمد صاحب ڈنگہ کا نکاح غلام فاطمہ بنت مولوی محمد عبداللہ صاحب فتح پور ضلع گجرات سے بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر سید محمد شاہ صاحب نے پڑھا خدا تعالےٰ مبارک کرے ؎ احمد الدین سکرٹری مالی انجمن احمدیہ ڈنگہ

ولادت } ملک مبارک علی صاحب لاہور کے ہاں ۱۲ رمئی کو لڑکی مولوی عبدالسلام صاحب کورٹ سب انسپکٹر بوگرا (بنگال) کے ہاں ۷ رمئی کو لڑکا منشی ولائت علی صاحب پٹواری متوطن پائل کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے

دعائے مغفرت } میری لڑکی بشریٰ ۹ رمئی کو فوت ہوگئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سید علی لدھڑ ۱۶۲ ضلع شیخوپورہ

افسوسناک انتقال } ماسٹر ولی محمد صاحب ٹیلر ماسٹر آف منصوری جنہوں نے ۱۹۱۲ء میں بیعت کی تھی۔ ۲۲ رمئی کو مکان کی چھت پر سے گرنے کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ منصوری کے غیر احمدیوں نے ان کے جنازہ کے دفن کرنے میں بہت روک ڈالی۔ مگر حکام نے قبرستان کے ایک حصہ میں دفن کرانے کا انتظام کیا۔ حکام کا رویہ منصفانہ اور قابل تعریف تھا ؎

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ رمئی ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؎

505 Maryam Sahibah Gold Coast (Africa)
506 Hajera 〃 〃
507 Hakeem Sahib 〃 〃
508 Yunis 〃 〃 〃
509 Yusuf 〃 〃 〃
510 Maryam Sahibah D/o Kawamin } 〃 〃
511 Dauda Sahibah 〃 〃
512 Suleman Sahib 〃 〃
513 Sarah 〃 〃
514 Ahmad Sahib S/o Malik 〃
515 Suleman 〃 〃 Mr Induia 〃
516 Tahir Sahib Gold Coast
517 Habeeb 〃 〃 〃
518 Dauda 〃 〃
519 Saeed Kojo Arkwah 〃 〃
520 Maryam Sahibah 〃 〃
521 Musa Kwesi Kwaw 〃 〃
522 Abdullah Yaw Akom 〃 〃
523 Sara Efna Edub-afn 〃 〃
524 Hasana Sahibah 〃
525 Fatima 〃 〃
526 Ahmad Sb Kojo Brasi 〃 〃
527 Hajira Efna Essiawa 〃 〃
528 Amina Adjua Yedua . 〃
529 Sara D/o Kwamin Dadji 〃
530 Salamat D/o Adumaku 〃
531 Hawa 〃 Usman 〃
532 Kareem Sahib 〃 〃
533 Sakeena Sahibah 〃 〃
534 Ayesha D/o Kofu Amuabin 〃
535 Essa Sahib 〃
536 Adam 〃 S/o Kwamin Esilfie Gold Coast Africa.

باقی

الکتابُ وَالحکمة

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۳۰) خبیث کا مطلب

الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات۔ حضرت عائشہ رضؓ کے افک پر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ایک دلیل ان کی پاکیزگی اور طہارت کی دی ہے۔ کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی ہیں۔ ہم نبیوں کا تعلق پاک عورتوں سے ہی کراتے ہیں۔ اور مقدس لوگوں کو پاک دامن عورتیں ہی دی جاتی ہیں۔ اس پر بعض لوگ سوال کرتے ہیں۔ کہ حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کا ذکر تو خود قرآن میں موجود ہے۔ جب وُہ خبیث تھیں۔ تو ان کا تعلق نوح اور لوط علیہما السلام سے کیونکر ہوا۔ سو واضح ہو۔ کہ خبیثات سے اس آیت میں بدکار عورتیں مراد ہیں۔ نہ کہ کافر۔ بے شک خدا تعالےٰ نے ان دونوں کو کافر کہا ہے۔ مگر کیا کافر عورتیں پاک دامن نہیں ہوتیں حاشا وکلاّ جو وہ بدکار ہوں۔ ہاں بے شک وہ کافر تھیں۔ مگر کفر اور چیز ہے۔ اور بدچلنی اور چیز۔ لوط۔ اور نوح کی بیویاں بھی دیگر انبیاء کی ازواج مطہرات کی طرح نہایت باعصمت اور پاکدامن تھیں ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ وُہ ایمان نہیں لائی تھیں۔ مگر اس آیت کا اصل مطلب تو یہ ہے۔ کہ بدمعاش لوگ گندی باتیں کرتے ہیں۔ اور فحش باتوں کے وُہی اہل ہیں۔ پاک لوگ اچھی باتیں کرتے ہیں۔ اور نیک ظنی کی باتیں پاکیزہ لوگوں کا ہی شیوہ ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ گندے لوگ ہی ناپاک الزام لگاتے ہیں۔ اور گندے ہی لوگ ان الزامات کو سنتے بھی ہیں؛

(۲۳۱) اصحاب کہف اور سُورج

اصحاب کہف کے مقام کے متعلق یہ بیان کہ جب سُورج چڑھتا تھا۔ تو ان کے دائیں طرف سے گزر جاتا تھا۔ اور جب ڈھلتا تھا۔ تو بائیں طرف سے کترا جاتا تھا اس طرح کہ وُہ اپنے غار کے سامنے والے کھلے میدان میں بھی ہوتے۔ تو دُھوپ سے تکلیف نہ ہوتی تھی۔

اس آیت کو بھی معجزہ اور عجوبہ کا رنگ دے کر بڑی بڑی موشگافیاں کی گئی ہیں۔ حالانکہ بات صرف اتنی ہے۔ کہ وُہ غار کسی پہاڑی کے دامن میں تھا۔ اور اس کا رُخ شمال کی طرف تھا۔ خطِ استوا کے شمال میں جتنے ملک ہیں۔ ان سب میں سورج ہمیشہ جنوب کی جانب جھکا رہتا ہے۔ اس لئے جو مکان شمال رویہ ہو۔ نہ اس کے اندر دھوپ آتی ہے۔ نہ اس کے صحن کے ایک حصہ میں۔ اور سُورج جھکا جھکا کترا کر نکل جاتا ہے۔ یہ کہف اٹلی میں واقع ہیں۔ اور وُہ خطِ استوا سے بہت فاصلہ پر ہے۔ اس لئے وہاں ہمیشہ شمال رویہ مکانات میں اور ان کے سامنے صحن میں دھوپ نہیں آ سکتی۔ اس میں نہ عجوبہ کی ضرورت ہے نہ کسی خاص معجزہ کی۔ صرف ان کے مکان کا رُخ بتایا گیا ہے۔ اور بس:۔

(۲۳۲) بنی اسرائیل کا راستہ سمندر میں

حضرت موسےٰ علیہ السلام فرعون کے مظالم سے بچانے کے لئے بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے بھاگے اور ارض مقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ اور خلیج سویز کے اس حصہ میں سے گزرے۔ جہاں متعدد جھیلیں ہیں۔ یہ جھیلیں سمندر کے قریب ہیں۔ جوار بھاٹے کے چڑھاؤ کے وقت سمندر اور جھیلیں ایک ہو جاتی تھیں۔ اور جب وُہ اُتر جاتا۔ تو سمندر الگ ہو جاتا۔ اور جھیلیں الگ اور بیچ میں مسافروں کے لئے راستہ نکل آتا۔ مصر سے حضرت موسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر یونہی مونہہ اٹھا کر نہیں چل دیئے تھے۔ بلکہ وُہ پہلے بھی دو دفعہ پیدل اس راستہ سے سفر کر چکے تھے۔ ایک اس وقت جب قبطی کے خون کے بعد وہ مدین کی طرف بھاگے تھے۔ دوسری دفعہ جب وہ مامور ہو کر وہاں سے واپس مصر میں آئے تھے۔ دونوں دفعہ اس راستہ کے چپہ چپہ سے وُہ آگاہ ہو گئے تھے۔ ان کو معلوم تھا۔ کہ لوگ کس وقت کس راستہ سے خشک اور پایاب پہونچ سکتے ہیں۔ اور کونسا وقت خطرہ سے خالی ہوتا ہے کیونکہ جوار بھاٹا یا مدّ وجزر ایک ایسی مشہور چیز ہے۔ اور اس کے وقت چاند کی تاریخوں کے لحاظ سے ایسے مقرر ہیں۔ کہ اس علاقہ کے واقف لوگ فوراً بتا دیتے ہیں۔ کہ آج پانی کہاں تک اونچا چڑھے گا۔ اور کس وقت چڑھے گا۔ اور کب اُترے گا۔ اس لئے حضرت مُوسےٰ علیہ السلام اپنے تجربہ اور علم کی بناء پر بنی اسرائیل کو اسی راستہ لے گئے۔ جس کے وُہ خود واقف تھے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کو ایسے وقت میں نکال کر لے گئے۔ جب پانی جزر میں تھا۔ جب فرعون کا لشکر وہاں پہونچا۔ تو پانی کو اُترا ہوا دیکھ کر وُہ بھی انہی رستوں سے گزرنے لگا مگر وقت مدّ کا آ گیا تھا۔ آخر درمیان میں آ کر رستے سب پانی سے ڈھک گئے۔ اور وُہ سرگردان ہو کر غرق ہو گئے۔ مگر حضرت موسےٰ علیہ السلام نکل چکے تھے۔ بھاگ کا مارنا ایک نشان تھا لوگوں کی تسلی کے لئے؛

اصل معجزہ یہ پیشگوئی تھی۔ ان اسر بعبادی فاضرب لھم طریقاً فی البحر یبساً لا تخاف درکاً ولا تخشی (طٰہٰ)

اس کے بعد نصرت الٰہی ایسی ہُوئی۔ کہ دونوں لشکر آگے پیچھے ایسے اوقات میں۔ اور ایسے وقفہ سے گزرے۔ کہ ایک جزر کے وقت نکل گیا۔ اور دوسرا مدّ کے وقت ڈوب گیا۔ مگر راستہ اور مدّ وجزر کے اوقات سب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے دیکھے ہُوئے تھے۔ اور خدائی نصرت میں یہ بات بھی داخل تھی۔ کہ اس نے ان کو پہلے دو دفعہ اس راستہ کی واقفیت اچھی طرح کرا دی تھی۔ تاکہ وُہ علم ان کا اس موقعہ پر کام آئے؛

پس یہ نہیں ہے۔ کہ حضرت موسٰی علیہ السلام یونہی ناک کی سیدھ مصر سے نکل کھڑے ہُوئے۔ آگے اتفاقاً سمندر آ گیا۔ سونٹا مارا۔ سمندر پھٹ گیا اور وہ پار نکل گئے۔ پھر فرعون آیا۔ تو وُہ پھٹا ہُوا سمندر مل گیا۔ اور سب غرق ہو گئے۔ بلکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو اپنے دیکھے بھالے ایک ایسے راستہ سے لائے۔ جس کا ان کو علم تھا۔ اور معلوم تھا۔ کہ کس وقت وُہ کھل جاتا ہے۔ اور کس وقت بند ہو جاتا ہے۔ وہاں آ کر کنارے ٹھہرے رہے۔ جب جزر کا وقت آیا تو دُعا کی۔ اور حکم الٰہی سونٹا مارا۔ اور سب کو یقین دلایا۔ کہ خدا کا وعدہ ہے۔ اور پیشگوئی ہے۔ کہ ہم نجات پا جائیں گے۔ تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ یہ وقت گزرنے کے لئے موزوں ہے۔ وہ نکل گئے۔ وہ راستہ چھوٹا سا نہ تھا۔ بلکہ جھیلوں کے کناروں کے ساتھ ساتھ پیچ در پیچ تھا۔ اور میلوں لمبا تھا۔ جب بنی اسرائیل خطرہ والے حصہ سے نکل آئے۔ تو فرعون مع لشکر اس میں داخل ہوا۔ جب شائد میل بھر اندر آ گیا۔ تو مدّ شروع ہو گیا۔ اور آہستہ آہستہ سب غرق ہوتے چلے گئے۔ کیونکہ رستوں سے جھیلوں میں جا پڑے۔ غرض یہ سارا معاملہ معجزہ ہے۔ پیشگوئی ہے۔ تائید و نصرت الٰہی ہے۔ مگر ایسا عجوبہ نہیں ہے۔ جو سمجھ میں نہ آ سکے؛

اسلام کسی موقعہ پر بھی جھوٹ سے کام لینے کی اجازت نہیں دیتا

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ امر وضاحت کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ اسلام کسی موقعہ اور کسی حالت میں بھی جھوٹ سے کام لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ اب اس حدیث کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ جس سے بقول معاندین اسلام میں جھوٹ بولنے کی اجازت نکلتی ہے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا یحل الکذب الا فی ثلاث یحدث الرجل امرأته یرضیها والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس (ترمذی جلد ۲ ابواب البر والصلہ) کہ تین مواقع کے سوا اور کسی موقعہ پر جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ اول اپنی عورت کو راضی کرنے کے لئے دوسرے جنگ میں تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے۔

اس کے متعلق یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر اس جگہ کذب سے مراد جھوٹ لیا جائے۔ اور یہ کہا جائے۔ کہ ان مواقع پر اسلام کی طرف سے جھوٹ بولنے کی اجازت دی گئی ہے۔ تو یہ ایک خطرناک غلطی ہوگی۔ کیونکہ کوئی حدیث قرآن مجید کے مقابلہ میں یا ان احادیث کے مقابلہ میں جن کی صحت تواتر اور تسلسل کے ساتھ تسلیم کی جا چکی ہو۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ جب قرآن مجید بار بار کہتا ہے۔ کہ جھوٹ مت بولو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فرماتے ہیں۔ کہ جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ تو کس طرح مانا جا سکتا ہے۔ کہ آپ نے یہ فرمایا ہو کہ تین موقعوں پر جھوٹ بول سکتے ہو۔ بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ ہمیں بعض ایسی حدیثیں بھی نظر آتی ہیں جن میں انہی تین مواقع پر جھوٹ بولنا سخت ناپسند کیا گیا ہے۔ مثلاً موطا امام مالک جلد ثانی میں صفوان بن سلیم روایت کرتے ہیں۔ ان رجلاً قال لرسول صلی اللہ علیہ وسلم اکذب امرأتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاخیر فی الکذب کہ ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول لوں۔ آپ نے فرمایا جھوٹ میں کوئی بھلائی نہیں۔ تم اپنی بیوی سے بھی جھوٹ مت بولو۔ پھر وہ کہنے لگا کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ میں اس سے کسی چیز کا وعدہ کر لوں اور کہوں کہ میں تجھے یہ بنا دوں گا وہ بنا دوں گا۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں تم اس سے کسی چیز کا وعدہ کر سکتے ہو۔ مگر جھوٹ نہیں بول سکتے۔ اب اس حدیث کی موجودگی میں کوئی کس طرح کہہ سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو اپنی عورت سے جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ اگر بیوی سے جھوٹ بولنے کی اجازت ہوتی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محرم راز حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کبھی آپ کی تعریف میں یہ نہ فرماتیں۔ کہ تصدق الحدیث آپ جب بھی بات کرتے ہیں سچ کہتے ہیں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا کہ آپ ہمیشہ اپنی بیوی کے سامنے بھی سچ بولتے۔ تو ہم آپ کے اس عمل پر کسی ایسے قول کو کیونکر ترجیح دے دیں۔ جس کی صحت مشتبہ ہے۔

اس حدیث میں جھوٹ بولنے کا دوسرا موقعہ جنگ قرار دیا گیا ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل حدیث کے اس مفہوم کو بھی رد کرتا ہے۔ کیونکہ یہ امر پوری طرح ثابت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے لئے کوئی سریہ روانہ فرماتے تو یہ نصیحت فرماتے کہ اغزوا بسم اللّٰہ و فی سبیل اللّٰہ۔ قاتلوا من کفر باللّٰہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا (ترمذی جلد اول ابواب الایات۔ باب ماجاء فی النھی عن المثلۃ صفحہ ۱۹۵) یعنے دیکھو اللہ کا نام لے کر جنگ کرو۔ اور محض خدا کے لئے نہ کہ اپنی ذات کے لئے کفار سے لڑو۔ مگر دیکھو تم تقسیم میں خیانت نہ کرو۔ تم عہد نہ توڑو۔ نہ دشمن سے دھوکا کرو۔ نہ مثلہ کرو۔ اور نہ بچوں کو مارو۔

اگر جنگ میں جھوٹ بولنا جائز ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بجائے یہ ہدایت دینے کے کہ عہد نہ توڑو یہ فرماتے۔ بے شک عہد توڑ لیا کرو۔ کیونکہ جنگ میں یہ جائز ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کی شدید مخالفت فرماتے ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ کی حالت میں بھی دھوکا بازی اور کذب بیانی اسلام سخت ناپسند کرتا ہے۔ اس کا پتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے بھی لگتا ہے۔ چنانچہ آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایک اسلامی لشکر کے سپہ سالار کو لکھا۔ انه بلغنی ان رجالاً منکم یطلبون العلج حتی اذا اسند فی الجبل وامتنع قال رجل مطرس یقول لاتخف فاذا ادرکه قتله وانی والذی نفسی بیده لا اعلم مکان احد فعل ذالک الا ضربت عنقه کہ مجھے خبر پہنچی ہے تم میں سے بعض لوگ ایک کافر عجمی کو بلاتے ہیں۔ اور جب وہ تمہارے پاس آتا اور لڑائی سے باز رہتا ہے۔ تو ایک شخص اسے تسلی دیتا ہوا کہتا ہے کہ مت ڈر مگر پھر قابو پا کر اسے قتل کر دیتا ہے خدا کی قسم اگر آئندہ کسی کے متعلق میرے پاس ایسی رپورٹ پہنچی تو میں اسے قتل کرا دوں گا۔ (موطا امام مالک جلد ثانی)

اگر لڑائی میں جھوٹ بولنا جائز ہوتا تو کیا ممکن تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا حکم نافذ فرماتے۔ حضرت عمرؓ کو تو چاہیئے تھا کہ انہیں شاباش دیتے۔ اور فرماتے تم نے خوب داؤ کھیلا۔ دشمن کو اسی طرح مارنا چاہیئے۔ مگر آپ اسے ناپسند کرتے اور ایسے شخص کو جو دھوکا سے کسی کافر کو قتل کرتا ہے۔ قاتل قرار دیتے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے نزدیک لڑائی میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں۔

اس حدیث میں تیسری صورت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اگر لوگوں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے جھوٹ بولنا پڑے تو بول لیا جائے۔ یعنی ایک فریق سے کچھ کہہ دیا جائے۔ اور دوسرے سے کچھ۔ اور اس طرح ان کے تنازعات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ مگر یہ صورت بھی اسلام نے سخت ناپسند کی ہے۔ چنانچہ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من شر الناس ذوالوجهین الذی یأتی هٰؤلاء بوجه وهٰؤلاء بوجه کہ بدترین آدمی وہ ہے جو دو رخہ ہو جو ایک گروہ کے پاس جائے۔ تو ان کے مفید مطلب بات کرے۔ اور دوسرے کے پاس جائے۔ تو اس کی ہاں میں ہاں ملائے۔ (موطا امام مالک جلد ثانی) گویا صلح کرانے کے وقت بھی اسلام کسی ایسی حرکت کو پسند نہیں کرتا جس میں کذب بیانی کی آمیزش ہو۔ غرض بیان کردہ تینوں صورتیں ایسی ہیں۔ جن میں اسلام نے جھوٹ بولنا پسند نہیں کیا۔ ان حالات میں دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس حدیث کی کوئی تاویل ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور اگر ہو سکتی ہے تو کیا ہے۔ اس کے متعلق اگلی قسط میں۔

بعض سوالات اور ان کے جوابات

بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط سوالات بھیج رکھے ہیں۔ کہ ان کے جوابات بذریعہ اخبار الفضل شائع ہوں۔ میں مصروفیت کے باعث بہت دیر کے بعد یہ سلسلہ شروع کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ سب دوستوں کے سوالات کے جواب نمبروار درج ہوتے رہینگے۔ انشاء اللہ۔ تاخیر کیلئے معذرت خواہ ہوں۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

ایک مرتبہ تین طلاق دینا

ایک دوست کوہ مری سے لکھتے ہیں:-

سوال نمبر ۱:- زید نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی۔ دونو کی کسی وجہ سے آپس میں رنجش ہوگئی۔ بدسلوکی اس حد تک پہنچ گئی۔ کہ الگ ہونے کے بغیر کچھ چارہ نہ رہا۔ عورت ایک مولوی صاحب کے پاس گئی۔ اور جاکر درخواست کی کہ زید سے جس طرح ہوسکے طلاق لیدو۔ عورت نے طلاق لینے کے بدلے زید کو حق مہر چھوڑ دیا۔ اور اس کی رسید پونے چار روپے والے اسٹام پر لکھ دی۔ زید نے پانچ روپے والے اسٹام پر طلاق نامہ لکھ کر دے دیا۔ اور ساتھ ہی تین دفعہ عورت کو زبانی طلاقیں بھی اسی وقت دے دیں۔

طلاق ملنے کے بعد عورت سخت پریشان ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ اس کی دوبارہ شادی زید کے ساتھ ہو جائے۔ کیا شریعت کی رو سے وہ عورت زید سے دوبارہ شادی کر سکتی ہے؟

الجواب:- ایک ہی مرتبہ تین طلاق دینا شریعت کے منشاء کے خلاف ہے اس بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ حسب ذیل ہے۔

الف:- "جب کوئی ایک ہی جلسہ میں تین طلاق دے تو یہ طلاق ناجائز ہے اور قرآن کے برخلاف ہے۔ اس لئے رجوع ہوسکتا ہے۔ صرف دوبارہ نکاح ہو جانا چاہیئے۔ اور اسی طرح ہم ہمیشہ فتویٰ دیتے ہیں۔ اور یہی حق ہے" (فتاویٰ احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۵)

(ب) ایک ہی وقت میں طلاق کامل نہیں ہوسکتی۔ دراصل تین ماہ میں ہونی چاہیئے۔ فقہاء نے ایک مرتبہ تین طلاق دینے کو جائز رکھا ہے۔ لیکن اس میں یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اسی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور دوسرے شخص سے بھی کر سکتی ہے" (البدر ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

پس سوال میں مندرج صورت میں دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

حلالہ کرنے کرانے والے ملعون ہیں

سوال نمبر ۲- ٹھروگہ سے ایک دوست پوچھتے ہیں:-

ایک آدمی نے گھر کی ناتفاقیوں کے سبب غصے سے اپنی عورت کو طلاق ثلاثہ دیدی۔ آٹھ دس ماہ بھی گذر گئے۔ عورت بھی اپنے ماں باپ کے گھر چلی گئی تھی۔ وہی مرد اب اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یہاں ایک بڑے مولوی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ اس عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دو۔ پھر دوسرا مرد اس عورت سے خلوت صحیحہ کرے اس کے بعد دوسرا شخص طلاق دے۔ تاکہ اس طلاق کے بعد پہلا مرد دوبارہ نکاح کرے ورنہ دوسرا کوئی قانون اسلام میں نہیں۔ مولانا اسلام میں ایسا فتویٰ کیوں ہے کہ انسانی فطرت دھکے دیتی ہے۔ اسلام میں کوئی فتویٰ انسانی فطرت کے خلاف نہ ہوگا۔ اس بارے میں اسلامی قانون کیا ہے۔ آپ کھول کر الفضل میں لکھیں۔

الجواب:- اسلامی قانون یہ ہے کہ طلاق بجز اشد مجبوری نہ دی جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ أبغض الحلال الی اللہ الطلاق۔ پھر طلاق ایک ایک کر کے ہونی چاہیئے۔ تاکہ اگر ممکن ہو تو فریقین میں صلح ہو جائے۔ نیز طلاق کا آغاز وعظ۔ زجر و توبیخ اور خاندانوں کے داناؤں کے بیچ بچاؤ کے ناکام رہنے کے بعد ہوگا۔ اندریں صورت ماننا پڑے گا۔ کہ ان کا باہمی گذارہ ناممکن ہے۔ لہذا شریعت با قاعدہ شرعی تین طلاقوں کے بعد مرد و عورت کو دوبارہ اکٹھے ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔ تاکہ طلاق مضحکہ صبیان بن کر نہ رہ جائے۔ اور عورت کی عزت بازیچہ حمقاء۔ اس لئے اسلامی شریعت کا یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ کہ پہلا خاوند اپنی مطلقہ کو کسی سے اس لئے بیاہ دے کہ وہ کل کو طلاق دیدے اور یہ اس سے نکاح کرے۔ یہ طریق عرف عام میں حلالہ کہلاتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لعن اللہ المحلل والمحلل لہ

جو شخص حلالہ کرتا ہے۔ اور جس شخص کے لئے یہ عمل کیا جاتا ہے۔ دونوں ملعون ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

آپ کے ہاں کے مولوی صاحب نے جو بات بتائی ہے۔ وہ اسلام کے خلاف اور انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ ہاں اسلام نے یہ استثنا کیا ہے۔ کہ اگر شرعی تین طلاقوں کے بعد جبکہ اس عورت کا رشتہ ازدواج پہلے خاوند سے منقطع ہو چکا ہے اور اب نہ وہ اس سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور نہ اس کی طرف لوٹنے کی نیت سے کسی دوسرے سے شادی کرنا اس کے لئے جائز ہے۔ بلکہ اس کی شادی اگر دوسری جگہ ہو تو مستقل ہوگی۔ لیکن اگر بعد ازاں بقضائے الہٰی ایسے حالات پیدا ہوں کہ وہ دوسرے خاوند کی بیوی نہ رہے مثلاً وہ خاوند مر جائے یا طلاق دیدے۔ تو پھر استثنائی طور پر اس وقت وہ اپنے پہلے خاوند سے بھی جو اب ایک غیر مرد کی طرح ہے۔ شادی کر سکتی ہے۔ یہ جواز غیر معمولی حالات کے پیش نظر اسلام نے عالمگیر مذہب ہونے کی وجہ سے قائم کیا ہے۔ اور درحقیقت طلاق کی کثرت کو روکنے میں یہ بھی بہت ممد ہے۔

آپ کی پیشکردہ صورت میں از روئے شریعت تین طلاقیں نہیں ہوئیں۔ بلکہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے۔ اس لئے خاوند دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف کے فرمودہ کی رو سے تین طلاق دی گئی ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے درمیان اتنا ہی وقفہ رکھا گیا ہو۔ جو قرآن شریف نے بتایا ہے۔ تو ان تینوں کی عدت گذرنے کے بعد اس خاوند کا کوئی تعلق اس بیوی سے نہیں رہتا۔ ہاں اگر کوئی شخص اس عورت سے عدت گذرنے کے بعد نکاح کرے اور پھر اتفاقاً وہ اس کو طلاق دیدے تو خاوند اول کو جائز ہے کہ اس بیوی سے نکاح کر لے۔ مگر اگر دوسرا خاوند خاوند اول کی خاطر یا لحاظ سے اس بیوی کو طلاق دے تا وہ پہلا خاوند اس سے نکاح کر لے تو یہ حلالہ ہوتا ہے اور یہ حرام ہے۔ لیکن اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں۔ تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ عدت کے گذرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھا۔ اور اللہ اور رسول کے فرمان کے مطابق نہ دیا گیا تھا" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

بیرونی انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دیدیں۔ اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے۔ سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں (ناظر اعلیٰ)

خانانوالی میانوالی ضلع سیالکوٹ

(اس انجمن کے پہلے عہدہ دار مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۳۸ء منسوخ کئے جاتے ہیں)

پریذیڈنٹ ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ آڈیٹر — چوہدری رحمت خان صاحب کوٹ باجوہ

وائس پریذیڈنٹ ۔ سکرٹری امور عامہ ۔ " ضیافت ۔ امین — حاجی خدا بخش صاحب میانوالی

سکرٹری مال منشی محمد شریف صاحب کھوکھر والی

" تبلیغ "

محاسب "

محصل "

سکرٹری امور خارجہ — حاجی مستری عبد اللہ صاحب خانانوالی

سکرٹری وصایا حاجی فضل الدین صاحب

" تالیف و تصنیف شیخ خدا بخش صاحب

بنگہ ضلع جالندھر

پریذیڈنٹ مولوی رحمت اللہ صاحب

وائس " چوہدری بابو خان صاحب

سکرٹری وصایا منشی قدرت اللہ صاحب

سکرٹری مال میاں عمر دین صاحب

نائب " منشی قدرت اللہ صاحب

سکرٹری ضیافت میاں سندھی شاہ صاحب

" تعلیم و تربیت میاں عطا محمد صاحب

نائب " منشی غلام نبی خان صاحب

سکرٹری امور عامہ میاں محمد الدین صاحب

" خارجہ "

آڈیٹر منشی فضل الدین صاحب

محصل میاں عمر الدین صاحب

محصل میاں سندھی شاہ صاحب

" غلام نبی خان صاحب

(سکرٹری تبلیغ منشی نور محمد صاحب کے متعلق بعد میں فیصلہ کیا جائے گا۔ فی الحال وائس پریذیڈنٹ صاحب کام کریں۔)

دینا پور

سکرٹری شیخ محمد اسلم صاحب

رہتال ریاست جموں

پریذیڈنٹ مولوی فضل الدین صاحب

سکرٹری مال میاں محمد عبد اللہ صاحب

" تعلیم و تربیت مولوی محمد ثناء اللہ صاحب

" تبلیغ "

" امور عامہ میاں غلام قادر صاحب

امین "

حلقہ دار الرحمت قادیان

سکرٹری تبلیغ (تبدیلی) مولوی غلام احمد صاحب فرخ بجائے حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم

سکرٹری مال شیخ اللہ بخش صاحب پنشنر

منتظم پہرہ ماسٹر فضل داد صاحب

حلقہ دار السعة قادیان

سکرٹری مال (تبدیلی) قاری محمد امین صاحب بجائے منشی رمضان علی صاحب

کھیوڑہ ضلع جہلم

پریذیڈنٹ ملک محمد ہاشم صاحب

سکرٹری مال ملک محمد حسین صاحب

چک ۵۵ محمود پور

جنرل سکرٹری منشی حاکم علی صاحب مدرس

سکرٹری مال "

" تعلیم و تربیت چوہدری محمد قاسم صاحب

" امور عامہ " نور محمد صاحب

سکرٹری وصایا چوہدری غلام حیدر صاحب

محاسب " غلام سرور صاحب

پنچایت { چوہدری محمد حسین صاحب
" تاج محمد صاحب }

(خزانچی کسی اور دوست کو مقرر کیا جائے۔ محاسب خزانچی نہیں ہو سکتا)

حلقہ مہت پور

(مشمولہ پنجہیڑا۔ رائیوال۔ منصور پور)

پریذیڈنٹ چوہدری کمال الدین صاحب

سکرٹری مال " حاکم علی صاحب

" تبلیغ " غلام رسول صاحب

حلقہ بھبوال

(مشمولہ کتووال۔ ڈھنڈران)

پریذیڈنٹ چوہدری عبد العزیز صاحب

سکرٹری تبلیغ " "

سکرٹری مال " عبد اللہ صاحب

" تعلیم و تربیت چوہدری حسن محمد صاحب

حلقہ عمد پور

(مشمولہ کوٹلی گوجراں۔ ٹانڈہ رامسہائے)

پریذیڈنٹ چوہدری فضل الدین صاحب

سکرٹری مال چوہدری برکت علی صاحب

" تبلیغ میاں علی محمد صاحب

حلقہ گھسیٹ پور

(مشمولہ ڈوگری و مسہوتہ)

پریذیڈنٹ چوہدری فضل الدین صاحب

سکرٹری مال میاں علی محمد صاحب

" تبلیغ " "

کشور گنج (بنگال) احمدیہ کانفرنس

مولوی خلیل الرحمن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ سی۔ ایس۔ سب ڈپٹی مجسٹریٹ باجیت پور کی تبدیلی کے موقع پر ضلع میمن سنگھ کے علاقہ کشور گنج کے احمدیوں کی کوشش سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء کو علاقہ کشور گنج اور برہمن بڑیہ کے مختلف دیہات سے احمدی کثرت سے جلسہ میں شریک ہوئے۔ شہر باجیت پور کے تعلیم یافتہ و سنجیدہ طبقہ کے ہندو و شریف مسلمان کافی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ مبلغین سلسلہ مولوی ظل الرحمن صاحب مولوی مظفر الدین صاحب بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ مولوی غلام صمدانی صاحب بی۔ ایل اور مولوی میر رفیق علی صاحب ایم اے۔ بی۔ ٹی نے مختلف موضوع پر تقاریر کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ تبلیغی تقریروں کے بعد غیر احمدی معززین کی طرف سے ڈپٹی صاحب کے متعلق الوداعی تقریر کی گئی۔ ڈپٹی صاحب نے جوابی تقریر کی۔ بعض دیہاتی لوگ ڈپٹی صاحب سے رخصت ہوتے ہوئے رو پڑے ڈپٹی صاحب کی ہر دلعزیزی اور خدمت گذاری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

خاکسار۔ ابو الحسین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ باجیت پور

مینجر صاحب رسالہ دستکاری کا اعلان

مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل۔ میں نے آپ کا اعلان اپنے متعلق "الفضل" ۱۱ مئی میں پڑھا۔ رسالہ دستکاری ہر ماہ عموماً ۲۹ یا تیس ۳۰ اور دو بارہ دس یا گیارہ تاریخ کو سپرد ڈاک خانہ کر دیا جاتا ہے۔ جن اصحاب کو نہ ملے انہیں مہینہ کی دس تاریخ تک شکایت بھیج دینی چاہیئے۔

بعض بھائی اپنا پتہ صاف نہیں لکھتے۔ بعض جس خط میں پوسٹل آرڈر بھیجتے ہیں اس میں پتہ نہیں لکھتے۔ بعض اصحاب جواب طلب امور کے لئے ایک آنہ ٹکٹ اور بعض خریدار شکایت کے ساتھ خریداری نمبر سے مطلع نہیں کرتے اس لئے ایسے حضرات کے احکام کی تعمیل میں بعض اوقات دیر ہو جاتی ہے اور بعض اوقات قطعاً تعمیل حکم ناممکن ہوتی ہے۔ بہر حال جن حضرات نے آپ کے نام شکایتیں

منظوری بجٹ و منظوری رعایت شرح چندہ

بعض جماعتیں ۳۸-۱۹۳۹ء کے بجٹوں اور رعایت شرح چندہ کی منظوری کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس کے جواب میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سال ۳۸-۱۹۳۷ء کے حسابات مکمل ہو رہے ہیں۔ اور نیز ۳۹-۱۹۳۸ء کے بجٹوں کی پڑتال ہو رہی ہے۔ اس کی تکمیل ہونے پر جماعتوں کو ان کے بجٹوں۔ اور جن جماعتوں سے درخواستیں دربارہ منظوری رعایت شرح آئی ہوئی ہیں ان کی منظوریوں سے اطلاع کر دی جاوے گی۔ انشاء اللہ۔

جو جماعتیں بجٹ ارسال کر چکی ہیں۔ اس کے مطابق دوستوں سے چندہ وصول کر کے باقاعدہ مرکز میں بھجواتی رہیں۔ اس میں ہرگز توقف نہ ہو۔

ناظر بیت المال قادیان۔

اعلان

سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال کی عرصہ سے کوئی رپورٹ معائنہ موصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا انہیں ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ فوراً اپنے پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں۔ نیز اس تمام عرصہ کی رپورٹیں بھجوائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

ضرورت پتہ

قریشی عبدالرحمٰن صاحب خلف منشی قائم علی صاحب مرحوم جو کہ کچھ عرصہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں اسلامیہ سکول کے ٹیچر رہے ہیں۔ اس وقت خبر نہیں کہاں ہیں۔ جس دوست کو ان کا پتہ ہو۔ براہ مہربانی اطلاع دیں۔ یا اگر خود وہ اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے متعلق اطلاع سے ممنون فرمائیں۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

احمدی احباب کو اطلاع

کالی کٹ کا ایک شخص ایم۔ وی۔ علی کویا نامی جو کچھ عرصہ احمدیت میں شامل رہ کر احمدی احباب سے بہت کچھ مالی فائدہ اٹھاتا رہا ہے۔ مرتد ہو کر معاندین چکا ہے۔ لیکن باوجود اس کے بیرونی جماعتوں کے ناواقف احمدیوں کو دھوکا دینے کے لئے وہ ان سے خط و کتابت کرتا رہتا ہے۔ اس نے ماڈرن سٹورز کے نام سے کالی کٹ میں ایک دکان کھول رکھی ہے۔ جس کے لئے وہ ہندوستان کے احمدی تاجروں سے ادھار یا کمیشن پر اشیاء حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن چونکہ اس کی غرض احمدیوں کو نقصان پہنچانا اور دھوکے سے تجارتی اشیاء حاصل کرنا ہے۔ لہٰذا احمدی احباب مطلع رہیں۔ اور اس شخص کے فریب میں نہ آئیں۔

جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کالی کٹ

منافعہ پر روپیہ لگانے کا محفوظ اور نادر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو تجارتی اغراض کے لئے کچھ روپیہ کی فوری ضرورت ہے جس میں منافع بفضل خدا یقینی ہے۔ اس لئے ان تمام دوستوں کو جو منافعہ پر روپیہ لگانے کے خواہشمند ہوں۔ یا جن کا روپیہ بینکوں میں رکھا ہو۔ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ صدر انجمن ان تمام رقوم کے لئے جو اس اعلان کے ماتحت بطور قرض دی جائیں گی۔ ایسی جائداد روپیہ دینے والے اصحاب کے نام رہن کر دے گی جس سے بصورت کرایہ یا لگان ان کو آٹھ فیصدی سالانہ کے قریب منافع ملتا رہے گا۔ جائداد کا انتظام اور وصولی کرایہ یا لگان وغیرہ بھی بذمہ صدر انجمن رہے گا۔ اور اس بارے میں روپیہ لگانے والے اصحاب کو کوئی اور محنت یا روپیہ صرف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کرایہ یا لگان ماہوار یا ششماہی جیسا کہ ان کو پسند ہو۔ صدر انجمن احمدیہ خود ان کو ادا کیا کرے گی تمام روپیہ بغرض ادخال امانت ناظم جائیداد بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ اور ترسیل زر کی اطلاع مجھے بھی دیدی جائے۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ اللہ بخش ولد مراد علی ذات فقیر سکنہ پاکھرا سلطان تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ۔ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸/۷ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۲/۶/۳۸

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ پہلوان ولد دریام ذات بدھوانہ سکنہ بدھوانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۷/۶ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۲/۵/۳۸ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ ماچھیارہ ہڑوی ولد پچھانہ ذات ریحان باولی سکنہ چک ۱۷۷ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۸/۶ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

مورخہ ۲۸/۴/۳۸ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کانگڑہ ۲۴ مئی۔ موضع سلول کے قریب گذشتہ جمعرات کو شدت تمازت کے باعث اتفاقاً جنگل میں آگ کے شعلے دکھائی دیئے۔ آگ ہوا کے تیز جھونکوں کے سبب نواحی جنگلات میں پھیل گئی۔ محکمہ جنگلات نے دیہاتیوں کی پوری امداد سے دو دن کی محنت شاقہ کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔ دوسرے روز چند میل کے فاصلے پر ایک اور جنگل میں آگ لگ گئی اور آناً فاناً پھیل گئی لاکھوں چرند و پرند مارے گئے قریباً پندرہ صد ایکڑ جنگل جل گیا۔

بمبئی ۲۶ مئی۔ بمبئی گورنمنٹ نے اس سے قبل احمد آباد کے صنعتی مرکز میں بندش شراب کا نفاذ ملتوی کر دیا تھا۔ لیکن اب اس نے فیصلہ کیا ہے کہ نئی سکیم پر ۲۰ اگست سے عمل شروع کر دیا جائے۔

یروشلم ۲۶ مئی۔ دہشت انگیزی کی وارداتیں چونکہ اب کم ہو گئی ہیں اس لئے کرفیو آرڈر کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے اسے ہٹا دیا گیا ہے۔

وی آنا ۲۶ مئی۔ رومن کیتھولک پادریوں کی جائدادیں بحق حکومت ضبط کی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی افواج نے لونگھائی ریلوے کے محاذ پر ایک لاکھ ۶۰ ہزار چینی فوج کو شکست دی ہے اور تین اہم شہروں پر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

بمبئی ۲۶ مئی۔ بمبئی میں میعادی بخار کا زور ہے اس مہینہ کے دوران میں اس مرض کے ۵۶ کیس ہوئے اور ۹ ۴ اموات۔ لیکن یہ تعداد صحیح نہیں کیونکہ اکثر لوگ مرض کے متعلق اطلاع نہیں دیتے۔

الہ آباد ۲۶ مئی۔ یو پی میں گرمی کی شدت اور ہیضہ کے باعث موت کی گرم بازاری ہے۔ سارے صوبے سے جو اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ ہفتہ میں ہیضہ سے ۶۶۳ موتیں ہوئیں سب سے زیادہ الموڑہ میں موتیں ہوئیں۔ جہاں ایک ہفتہ میں ۱۵۵ آدمی مرے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) انقرہ کی ایک کی اطلاع مظہر ہے کہ کمال اتاترک کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اس سے پیشتر بھی ان پر ایک تشویشناک مرض کا حملہ ہوا تھا۔ اب ان کی طبیعت پھر خراب ہو گئی ہے۔

قاہرہ ۲۶ مئی۔ کل حکومت نے جمعیتہ صیہونیہ کو آئندہ ستمبر تک کے لئے ۱۱۰۵۰ اجازت نامے دیئے ہر اجازت نامہ کے ماتحت پانچ اشخاص آ سکتے ہیں۔ اس طرح حکومت نے اس ششماہی میں ۵۷۵۰۰ یہودیوں کو فلسطین میں آ کر آباد ہونے کی اجازت دی ہے یہ تعداد پچھلے سال کی اس مدت کی تعداد سے دو ہزار کم ہے۔

راہوں ۲۶ مئی۔ چودھری محمد عبد الرحمن ایم۔ ایل۔ اے اور ۹ دیگر کانگرسی کارکن زیر دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند (حبس بے جا) گرفتار کر لئے گئے تھے۔ جنہیں ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

لائل پور ۲۶ مئی۔ لائل پور۔ جھنگ کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں مسٹر متھرا داس۔ مسٹر دیو راج سیٹھی اور لالہ جگن ناتھ نے اپنے اپنے کاغذات نامزدگی پیش کئے تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہر سہ کے کاغذات نامزدگی کی پڑتال کے بعد بعض اصطلاحی امور کی بنا پر مسترد کر دیئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت پنجاب کاغذات نامزدگی پیش کرنے کے لئے کسی اور تاریخ کا اعلان کرے گی۔

شملہ ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کچھ مدت سے حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کے درمیان فیڈریشن کے متعلق کانگرس کے طرز عمل پر خط و کتابت ہوتی رہی ہے۔ اس خط و کتابت کے نتیجے کے طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے گاندھی جی کو اس موسم گرما میں لنڈن جانے کی دعوت دی ہے افواہ ہے کہ جولائی کے آخر میں یا اگست کے اوائل میں لنڈن میں ایک مختصر سی گر نمائندہ گول میز کانفرنس منعقد ہو گی۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے لنڈن جانے کی تجویز منظور کر لی ہے۔

پٹنہ ۲۶ مئی۔ آج بہار لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں پانچ مسلم ممبر موجود تھے جن میں سے تین واک آؤٹ کر گئے ان میں خان بہادر ایم اسمٰعیل لیڈر اپوزیشن بھی شامل تھے واک آؤٹ مسٹر مبارک علی کے ایگریکلچرل انکم ٹیکس بل میں ترمیم کے مسترد ہونے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کیا گیا۔

کراچی ۲۶ مئی۔ آج سندھ اسمبلی نے ایک بل پاس کیا جس کے رو سے میونسپل کمیٹیوں۔ ٹاؤن کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں سے سرکاری نامزدگیوں کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اس بل کے قانون بنتے ہی موجودہ نامزد ممبر ممبر نہیں رہیں گے کراچی کارپوریشن کے علیحدہ بل پیش کیا جا رہا ہے۔

بمبئی ۲۵ مئی۔ کرکٹ کلب انڈیا کی طرف سے اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم کو بمبئی میں اترنے کی دعوت دی جائے۔ اگر آسٹریلین ٹیم نے اس تجویز کو منظور کر لیا تو اس کے ساتھ چار روزہ میچ کھیلا جائے گا۔

حیدر آباد (سندھ) ۲۶ مئی یہاں کے ۲ ہزار کھاتہ داروں نے امسال پورا مالیہ ادا کرنے سے کلی انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے کہا ہے کہ امسال اجناس کی قیمت بہت گھٹ گئی ہے اور ان کو نقصان برداشت کرنا پڑا ہے اگر ان کی درخواست پر توجہ نہ کی گئی تو ستیہ گرہ شروع کر دینگے

لاہور ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب بھر میں گذشتہ ہفتہ میں ۸۷۵ اشخاص ہیضہ میں مبتلا ہوئے جن میں سے ۴۳۴ مر گئے۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۵۵۳ اشخاص کو ہیضہ ہوا جن میں سے ۳۴۱ کی موت واقع ہوئی گویا اس ہفتے میں پچھلے ہفتہ سے زیادہ اموات ہوئیں۔

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عراق کے وزیر اقتصادیات سید جلال نے استعفیٰ دیدیا ہے اور ہز میجسٹی نے اسے منظور کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سید جلال اور وزیر اعظم کے درمیان عرصہ سے شدید اختلافات تھے اور کئی مرتبہ یہ نازک صورت اختیار کر گئے تھے لیکن ہر مرتبہ مصالحت ہو جاتی تھی آخر جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو سید جلال نے استعفیٰ دیدیا۔

ویلنشیا ۲۶ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک برطانی جہاز بندرگاہ ویلنشیا سے ڈیڑھ میل دور لنگر انداز تھا۔ کہ ماجورکا کی طرف سے آنے والے ہوائی جہازوں نے اس پر چار بم گرائے ان میں سے دو بم اسے لگے اور سمندر میں غرق ہو گیا۔ اس جہاز میں مال لدا ہوا تھا۔ ایک افسر اور ایک ملاح مجروح ہوئے دوسرے ملاحوں کو بچا لیا گیا۔

حیفہ ۲۵ مئی۔ آج حیفہ میں دہشت انگیزی کی وارداتیں ہوئیں دو عربوں کو قتل کر دیا گیا اور دو کو شدید زخمی کیا گیا۔ سڑک پر ایک مسلح گروہ کے ساتھ پولیس کا تصادم ہو گیا جس میں دو عرب پولیس کانسٹیبل جاں بحق ہو گئے۔

پٹنہ ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ بہار لیجسلیچر کے چھ ممبر کولیشن پارٹی سے مستعفی ہو گئے ہیں ان میں ۴ لیجسلیٹو اسمبلی کے اور ۲ لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہیں استعفیٰ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ انہیں کولیشن پارٹی سے کسانوں کے متعلق پروگرام سے اختلاف تھا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی